REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

الفضل

جلد ۵۱/۱۶ ‖ ۳ امان ۱۳۴۱ ہش ۳ مارچ ۱۹۶۲ء ‖ نمبر ۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل شام حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

ربوہ ۲ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی والدہ صاحبہ محترمہ انگزیما اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے حضور مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا

"میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو"

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا درج کی جاتی ہے۔ یہ وہ دعائیہ کلمات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہونٹوں سے نکلے۔

"اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"

(الحکم جلد ۲ ملا ۹ پرچہ ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء)

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایجنڈا جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ نمائندگان ان امور پر اپنی جماعت سے مشورہ کرکے تشریف لائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

رمضان المبارک کی آخری راتوں کی خصوصی دعاؤں میں "وقف جدید" کو بھی یاد رکھیں

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید ربوہ

رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ مبارکہ میں جبکہ دنیا بھر میں تمام مسلمان اور خصوصاً احمدی احباب خاص الحاح اور گریہ وزاری کے ساتھ دعاؤں میں مصروف ہیں، وقف جدید انجمن احمدیہ بھی اپنے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہے کہ وقف جدید کی کامیابی کے لئے اور اپنے اس پیارے امام کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں جس نے اس مبارک تحریک کو جاری فرمایا۔

دعا جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان ہے اور اس کی عظیم طاقت پر ہر سچے احمدی کو کامل یقین اور بھروسہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۲)

احباب سے پرزور گزارش ہے کہ خصوصاً رمضان المبارک کی آخری راتوں کی دعاؤں میں وقف جدید کو ضرور یاد رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی وفات پر

تعلیم الاسلام کالج کی قرارداد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء کا یہ ہنگامی اجلاس سلسلہ احمدیہ کے مخلص، پاکباز اور جاں نثار خادم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے وقف تھا۔ اسلام کی فضیلت اور دوسرے مذاہب پر اس کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ نے بیسیوں کتب اور رسائل اور پمفلٹ شائع کئے۔ اور ان کو ہمیشہ مفت تقسیم کیا۔

دین اسلام کے لئے مالی، جانی اور قلمی جہاد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ والہانہ محبت اور عشق، غرباء اور محتاجوں کی خبرگیری اور مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ جیسے نیک اور پاکباز وجود کا ہمارے درمیان سے اٹھ جانا ہمارے لئے ایک قومی سانحہ اور عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور اپنی رحمتوں سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(سکرٹری سٹاف کونسل ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ - مارچ ۶۲ء

مہر ہمیشہ تصدیق کیلئے لگائی جاتی ہے

"ختم نبوت" کے مسئلہ پر لکھتے ہوئے مولانا موصوف نے "خاتم" کی لغت پر بھی بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"عربی لغت اور محاورے کی رو سے "ختم" کے معنی مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ ختم العمل کے معنی ہیں، فرغ من العمل "کام سے فارغ ہو گیا"۔ ختم الاناء کے معنی ہیں "برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی تاکہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اسکے اندر داخل ہو"۔ ختم الکتاب کے معنی ہیں "خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی تاکہ خط محفوظ ہو جائے"۔ ختم علی القلب دل پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے۔ نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اس میں سے نکل سکے"۔ ختام کل مشروب "وہ مزا جو کسی چیز کو پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا ہے"۔ خاتمۃ کل شیٔ عاقبتہ و اخرتہ، "ہر چیز کے خاتمہ سے مراد ہے اس کی عاقبت اور آخرت"۔ ختم الشیٔ بلغ اٰخرہ "کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اس کے آخر تک پہنچ جانا"۔ اسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں اور اسی معنی میں سورتوں کی آخری آیات کو خواتیم کہا جاتا ہے۔ خاتم القوم اٰخرھم "خاتم القوم سے مراد ہے قوم کا آخری آدمی"۔ (ملاحظہ ہو لسان العرب، قاموس اور اقرب الموارد) اسی بناء پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے لئے ہیں۔ عربی لغت و محاورے کی رو سے خاتم کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے"۔

لفظ "ختم" کی اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ ختم کے لغوی اور حقیقی معنی مہر لگانا ہے۔ خاتم کے معنی جب بفتح "تا" ہو تو مہر کے ہوتے ہیں یعنی وہ آلہ جس سے مہر لگائی جاتی ہے اور اسکے معنی انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں جس سے مراد زینت کی چیز ہیں اور جب بکسرہ "تا" ہو اسکے معنی مہر لگانے والے کے ہوں گے۔

مولانا نے "خاتم القوم" کے معنی قوم کا آخری آدمی سے مراد لئے ہیں۔ یہاں ہمیں اس پر اعتراض نہیں تاہم ہم مولانا سے پوچھتے ہیں کہ جب "خاتم القوم" کی بجائے "خاتم الاقوام" کا لفظ استعمال کیا جائے تو کیا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اب اس کے بعد دنیا میں کوئی قوم نہیں ہو گی۔ نہ چھوٹی نہ موٹی۔ سب قومیں ختم ہو گئیں۔ اس سے بہتر مثال تو "خاتم الشعراء" کی تھی کیا اسکے یہ معنی ہوں گے کہ اس شاعر کے بعد اب کوئی شاعر نہیں ہو گا۔ حالانکہ اپنے اپنے وقت میں کئی لوگوں کو یہ خطاب مل چکا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اہل لغت اور اہل تفسیر نے اگر واقعی بقول مولانا بالاتفاق "خاتم النبیین" کے معنی آخر النبیین کئے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق یہ معنی کئے چونکہ انکا عقیدہ یہی تھا اس لئے انہوں نے یہ معنے کر دئے۔ اس لحاظ سے ان کا فیصلہ سند نہیں مانا جا سکتا۔ عقیدہ اور چیز ہے اور لغت اور چیز ہے اس لئے اگر ہمیں کسی لغت سے تحقیق کرنی ضروری ہے کہ اس کے حقیقی معنی کی تلاش کریں اور پھر اسکے مختلف استعمالات پر غور کریں کہ یہ معنی کیوں بن گئے ہیں۔

اوپر ہم نے بتایا ہے کہ لفظ خاتم کے حقیقی معنی مہر اور انگوٹھی کے ہیں چنانچہ مولانا نے بھی اگرچہ "خاتم" کے معنی مہر کے بھی لئے ہیں۔ مگر "انگوٹھی" کے معنی نظر انداز کر دئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ "خاتم النبیین" کے معنی جو مفسرین نے "افضل الانبیاء" بھی کئے ہیں وہ قارئین کے ذہن میں نہ آئیں اور آپ جو مخصوص معنی کرنا چاہتے ہیں وہی سامنے رہیں۔

ہمارے سامنے اس وقت ایک لفظ ہے "خاتم النبیین" اگر خاتم کے معنی مہر یا مہر لگانے والا لئے جائیں تو اسکے معنی ہوں گے نبیوں کی مہر اور نبیوں پر مہر لگانے والا۔ اور اگر "انگوٹھی" کے معنی لئے جائیں تو اس کے معنی ہوں گے نبیوں کی زینت اور اس سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ آپ افضل الانبیاء تھے یہ تو لغوی تحقیق کا طریق ہے۔ مولانا کو اس پر اعتراض نہیں ہے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ:-

"عربی لغت و محاورے کی رو سے خاتم کے معنی ڈاکخانے کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ اسکے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے"۔

ہم مولانا سے پوچھتے ہیں کہ وہ دنیا کی کوئی مہر بتائیں جس کے لگانے سے لفافہ یا بوتل اس طرح بند ہو سکتے ہیں۔ مہر ایک آلہ ہوتا ہے جس کو سیاہی لگا کر یا یونہی کسی دوسری چیز کاغذ یا لاکھ پر لگاتے ہیں۔ مولانا لفافہ کی مثال لیتے ہیں کیا مولانا بتا سکتے ہیں کہ اگر لفافہ گوند سے بند نہ ہو اور اس پر یونہی مہر لگا دی جائے یا اگر کوئی پارسل ہو اس کو سیا نہ جائے اور لاکھ لگا کر اس پر مہر لگا دی جائے تو وہ لفافہ یا بوتل بند ہو جائے گی؟ اور نہ ان کے اندر کوئی چیز ڈالی جا سکے گی اور نہ باہر نکالی جا سکے گی۔ مولانا ہمیں دنیا میں کوئی ایسی جادو کی مہر بتائیں جو یہ کارنامہ سرانجام دے سکتی ہو کہ بس لفافہ نہ گوند سے بند کیا اور نہ پارسل سیا اور مہر لگا دی اور بھیج دیا۔

اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ یہی کہ مہر ہرگز کسی چیز کو بند کرنے کے لئے نہیں لگائی جاتی بلکہ اس کا ایک اور ہی کام ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اس واقعہ کو یاد فرمائیے جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ جو خطوط بادشاہوں کو بھیجے جائیں ان پر مہر لگی ہو تو وہ ان کی التفات کا باعث ہوتا ہے اور خط کا وقار بڑھ جاتا ہے۔ یہ بات ہم اپنے لفظوں میں بیان کر رہے ہیں مگر یہ واقعہ ہر اہل علم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ آپ نے اس کے بعد مہر بنوائی۔

اس سے واضح ہوا کہ مہر کا کام بند کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا وقار قائم کرنا ہے یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس کو بھیجنے والا کون ہے۔ بادشاہوں کو جب آپ کی مہر لگ کر خط جائے گا تو ان کو معلوم ہو گا کہ یہ کوئی معمولی آدمی نہیں کہ اس کے خط کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے۔ یہ ہے مہر کا اصل کام۔ یہ بھیجنے والے کی تصدیق کرتی ہے۔ بوتل کو کارک وغیرہ سے بند کر کے جو مہر لگائی جاتی ہے وہ اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ بوتل فلاں فرم نے بند کی ہے۔ اگر اس پر مہر نہ لگائی جائے جیسا کہ عام طور پر ہمارے ملک میں پہلے ہوتا تھا اور اب بھی خانہ ساز شربتوں وغیرہ کو مہر لگا کر نہیں رکھا جاتا بلکہ کارک وغیرہ سے بند رکھا جاتا ہے تاکہ اسکے اندر گرد و غبار مکھی وغیرہ نہ جائے ورنہ بھاپ بن کر اڑ جائے۔

ڈاک خانہ کی مہر ہی نہیں دنیا کی کوئی مہر بتائیے جو بند کرنے کے لئے لگائی جاتی ہو اور تصدیق کے لئے نہ لگائی جاتی ہو۔

مولانا نے ختم علی قلبہ کی مثال بھی لی ہے۔ حالانکہ اصل الفاظ ختم اللہ علیٰ قلوبھم ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آلہ سے قلوب پر مہر لگا دی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جو صمٌّ بکمٌ بنے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ نے ایسا بنا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ اب کچھ نہیں سمجھیں گے۔ ان کے دل پتھر ہو چکے ہیں۔ محض "ختم علی قلب" کے تو کچھ بھی معنی نہیں بنتے جب تک "اللہ" کا لفظ ساتھ نہ لگایا جائے۔ چونکہ ان کے قلوب کو اللہ تعالےٰ نے بند کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے "ختم" کا لفظ استعمال کر کے اس کی تصدیق کی ہے دل پر مہر اللہ تعالےٰ کے سوا لگا کون سکتا ہے۔ وہاں تو کوئی مہر ہے ہی نہیں البتہ ان لوگوں کی بار بار اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے قانون قدرت نے انکو سخت کر دیا ہے اور اب وہ سمجھنے سمجھانے کے قابل نہیں رہے۔ اور چونکہ قانون قدرت کا صانع بھی اللہ تعالےٰ ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اس کی نسبت اپنی طرف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے قانون قدرت سے ان کے دل سخت کر دئے ہیں۔ چونکہ یہ ہم نے ہی کئے ہیں۔ اس لئے ہم تصدیق کرتے ہیں کہ ان کو سمجھانا نہ سمجھانا برابر ہے۔ ءَانذرتھم ام لم تنذرھم۔

درخواستِ دعا

میرے دوست سید شاہ میر احمد اشرف کو کتے نے کاٹا ہے اور تکلیف بہت زیادہ ہے احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے +

(عطاء اللہ منور ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

بعض سوال اور ان کے جواب

سوال۔ رویت ہلال کے متعلق جماعت کا کیا مسلک ہے کیا ایک علاقے والوں کا چاند دیکھنا دوسرے علاقے والوں کے لئے کافی ہے؟

جواب۔ اس کے متعلق اگرچہ کوئی براہ راست صریح نص مروی نہیں۔ لیکن ایک دفعہ حضرت کریب رضی اللہ عنہ شام سے رمضان کے دنوں میں واپس مدینہ آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے چاند کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا کہ جمعہ کی رات کو وہاں چاند دیکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں مدینہ میں تو ہفتہ کی شام کو دیکھا گیا ہے۔ اس پر حضرت کریب رضی اللہ عنہ نے کہا شام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگوں نے خود چاند دیکھا ہے۔ اور اس کے مطابق روزہ رکھا ہے۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم تو اپنی رویت کے مطابق تیس روزے پورے کریں گے یا خود عید کا چاند دیکھ کر افطار کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے لیکن باقی ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر ایک علاقہ کے رہنے والوں نے چاند دیکھا ہو اور دوسرے علاقہ والوں کو بعد میں خبر پہونچی۔ لیکن یہ انہیں یقین ہو کہ واقعی اس علاقہ میں چاند دیکھا گیا تھا تو وہ اس دن کے روزے کی قضا کریں یعنی عید کے بعد روزہ رکھیں۔ البتہ اس بارہ میں علماء کا اتفاق ہے کہ جن ممالک کا باہمی فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ جیسے حجاز اور اندلس تو پھر ان کے لئے ایک دوسرے کی رویت کی پابندی ضروری نہیں اور جماعت احمدیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے جماعت ذرائع معلومات میں ریڈیو کی خبر کو بھی عام حالات میں ایک مستند ذریعہ علم تصور کرتی ہے۔

سوال۔ سورج کے غروب ہونے سے قبل اگر عید کا چاند نظر آجائے تو کیا اسی وقت روزہ کھول دینا چاہیئے یا وقت ہونے پر۔

جواب۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آجائے تو روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے۔ روزہ سورج کے غروب ہونے کے بعد ہی افطار کیا جائے۔ البتہ اگر کسی موقعہ پر شوال کی پہلی تاریخ کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آجائے گو حسابی لحاظ سے ایسا ہونا ممکن نہیں تو پھر چاند دیکھنے کے بعد ہی روزہ توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں چاند گزشتہ رات کا ہے۔ اور دن کے لحاظ سے یہ شوال کی پہلی تاریخ ہے اور عید کا دن ہے۔

سوال۔ کیا سحری کھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے۔

جواب۔ سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں۔ ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تسحروا فان فی السحور برکۃ (بخاری)

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (اوجز المسالک شرح موطا امام مالک جلد ۳ صفحہ ۱۵)

سوال۔ اگر بوقت سحری روزہ کی نیت نہ کی جائے اور ۱۰ یا ۱۱ بجے روزہ کی نیت کی جائے۔ تو کیا ایسا روزہ جائز ہوگا؟

جواب۔ روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا۔ کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے۔ تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

لا صیام لمن لم یجمع الصیام قبل الفجر۔

یعنی روزہ صرف اسی شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی بعض ازواجہ فیقول ھل من غداء فان قالوا لا قال فانی صائم (الحدیث مسلم)

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے۔ اگر یہ جواب ملتا کہ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے گو حضور کے یہ روزے نفلی تھے۔

سوال:۔ کیا روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔ سرمہ لگانا جائز ہے۔ اسی طرح ٹنکچر، چیچک کا ٹیکہ لگانے یا انجکشن کرانے کا کیا حکم ہے۔

جواب:۔ ٹوتھ پیسٹ اور سرمہ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے۔ البتہ سادہ برش کرنا کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جا سکتا ہے۔ لیکن انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال:۔ کیا روزہ دار ٹیکہ کروا سکتا ہے یا ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے۔

جواب۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے۔ یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکے لگوا رہی ہے اور بعد میں موقعہ نہیں ملے گا تو ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال۔ بحالت سفر روزہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

جواب۔ سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ البتہ رمضان کے احترام میں برسر عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں۔ اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوت فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔

ایسے سفر میں جس میں انسان صبح نکل کر شام کو گھر واپس آجائے۔ وہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ امر مستحسن ہے ضروری نہیں۔ غرض سفر میں روزے کی تین صورتیں ہوں گی۔

(۱) اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا چلا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھے کیونکہ افطار ضروری ہے۔

(۲) اگر سفر کے دوران کسی جگہ کچھ مدت ٹھہرتا ہے اور سہولت میسر ہے۔ تو وہاں روزہ رکھ سکتا ہے۔ دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

(۳) اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کرے اور روزہ رکھے۔

سوال۔ اگر روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب:۔ رمضان کے دنوں میں حتی الوسع سفر سے بچنا چاہیئے اور ضرورت کے وقت ہی سفر پر جانا چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ کونسا سفر ضروری ہے۔ اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہے کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ باقی سفر کوئی سا ہو جب تک وہ جاری ہے اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سوال۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی سرکاری ملازم کو فوری طور پر سفر کرنے کا حکم ظہر اور عصر کے درمیان یا دن کے کسی حصّہ میں ملتا ہے تو کیا اسے روزہ توڑ دینا چاہیئے؟

جواب:۔ اگر کوئی تکلیف یا خاص حرج نہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ پورا کر سکتا ہے۔

سوال: چھوٹے ہوئے روزے دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے اگر پورے نہ کئے جا سکیں تو کیا دوسرے رمضان کے بعد بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔

جواب:۔ چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا اصل وقت دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے ہے اور حقیقی ثواب اسی کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔ البتہ اگر کسی معذوری کی وجہ سے کوئی اس عرصہ میں روزوں کی قضاء نہ کر سکے تو دوسرے رمضان کے بعد بھی وہ ان روزوں کی قضاء کر سکتا ہے۔

سوال:۔ فدیہ رمضان کس پر واجب ہے۔ کیا بوڑھا ضعیف۔ دائم المریض، حاملہ۔ مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک عدت پوری کرنے کی توقع نہیں رکھتے صرف یہی فدیہ دے سکتے ہیں یا وہ شخص بھی جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر عدت پوری کی توقع رکھتا ہے نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے۔

جواب:۔ عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی ادا کرے روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اسی شخص پر واجب نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضاء سے پہلے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ رمضان کے روزوں کا لازمی طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کی طاقت حاصل کر سکیں گے۔ مثلاً بوڑھا ضعیف ہے یا دائم المریض یا حاملہ یا مرضعہ ہے

۱۔ علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد میں فرماتے ہیں۔
اما حکم المسافر اذا افطر فھو القضاء باتفاق وکذالک المریض لقولہ تعالیٰ فعدۃ من ایام اخر (بدایۃ المجتہد ص ۲۰۵/۱)

الحامل والمرضع اذا افطرتا ماذا علیھما وھذہ المسئلۃ للعلماء فیھا اربعۃ مذاھب احدھا انھما یطعمان ولا قضاء علیھما وھو مروی عن ابن عباسؓ (اوجز المسالک ص ۳۷/۲)

وفی الحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوٰۃ وعن الحامل والمرضع الصوم الحدیث (ترمذی)

فدیہ کی مقدار کیا ہے اس بارہ میں اصول ہدایت یہ ہے کہ من اوسط

رکھا جائے۔ البتہ امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔

سوال:۔ صدقۃ الفطر کس غلہ میں سے دیا جائے؟

جواب:۔ صدقۃ الفطر اس غلہ میں سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے جو کسی علاقہ میں عام طور پر بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور اگر مختلف قسم کے غلے استعمال کئے جاتے ہوں تو ان میں جو زیادہ قیمتی غلہ ہے اس کا نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر اور جو اوسط درجے کی قیمت کا ہے اس کا ایک صاع ادا کرنا چاہئیے۔

کتاب فقہ مذاہب اربعہ ص ۲۲۹/۱ میں امام مالک کے بارہ میں لکھا ہے ویجب اخراجھا من غالب قوت البلاد یعنی صدقۃ الفطر اس قسم کی خوراک سے ادا ہو جس کا عام طور پر علاقہ میں استعمال ہے امام شافعیؒ کہتے ہیں صدقۃ الفطر ایسی خوراک سے نکالنا چاہئیے جو عام طور پر عید کے دن استعمال میں لائی جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر وفی روایۃ کنا نخرج زکوٰۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعاً من طعام او صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر او صاعاً من زبیب او صاعاً من اقط وفی روایۃ او صاعاً من سلت (نیل الاوطار ص ۱۲۹/۴) وفی روایۃ او صاعاً من دقیق (کشف الغمہ ص ۲۱۸/۱)

ان روایات سے یہ امر واضح ہے کہ صدقۃ الفطر کے لئے کسی خاص غذا کی تخصیص نہیں جو بھی خوراک کسی علاقہ میں استعمال ہوتی ہو اس سے صدقۃ الفطر ادا کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کان عمر بن الخطاب یخرج من الحنطۃ نصف صاع مکان شعیر او غیرہ وتبعہ الناس فلما کان ایام خلافۃ علیؓ کثرت الحنطۃ فزاد ذالک نصفاً فصار صاعاً (کشف الغمہ ص ۲۱۹/۱)

یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ جب کوئی غلہ کمیاب ہو اور زیادہ قیمت پر ملتا ہو تو اس میں سے نصف صاع صدقۃ الفطر کافی ہے اور اگر کسی وقت وہی غلہ عام ہو جائے اور سستا بکنے لگے تو پھر نصف صاع کی بجائے پورا صاع دینا چاہئیے۔

سوال:۔ کیا فطرانہ کی رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ فطرانہ غریبوں کا حق ہے اسے مسجد پر خرچ نہیں کیا جا سکتا ہاں جس غریب کو فطرانہ دیا گیا ہے اگر وہ اس رقم کو مسجد کے لئے بطور چندہ دے دے تو دوسری بات ہے اور یہ جائز

ہے اگر ایک شخص کوشش کر کے اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے تو وہ خدا کے گھر کے لئے کیوں کوشش نہیں کر سکتا۔ کیا آپ لوگوں نے مکان نہیں بنا رکھے۔

سوال:۔ نماز تراویح کتنی رکعت پڑھنی چاہئیے۔ آٹھ۔ بیس یا چھتیس۔

جواب:۔ ہمارے نزدیک نماز تراویح نماز تہجد کا ہی بدل ہے اور اس کے متعلق سنت طریق جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمل فرمایا ہے۔ وہ آٹھ رکعت ہی ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ہمیشہ آٹھ رکعت ہی تہجد پڑھا کرتے تھے باقی اگر کوئی آٹھ کی بجائے بیس یا چھتیس رکعت پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں اگر مغرب کی نماز میں بارش ہو رہی ہو تو کیا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں جب کہ تراویح کا باقاعدہ انتظام ہو۔

جواب:۔ رمضان کے مہینہ میں ضرورت کے پیش نظر مطابق فیصلہ حاضر احباب مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر تراویح پڑھنا ہو تو جمع کرنے کے معاً بعد پڑھی جا سکتی ہیں۔ اصولاً اس تقدیم وتاخیر میں کوئی شرعی امر مانع نہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں کچھ دیر کر کے عشاء کے وقت کے قریب دونوں نمازیں جمع کی جائیں اور پھر تراویح کی نماز ادا ہو۔

سوال:۔ نماز تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر اگر حافظ صاحب کو کچھ نقدی یا کپڑوں کی صورت میں دیا جائے تو کوئی ممانعت تو نہیں۔ اگر نہیں تو کیا یہ مستحسن ہے؟

جواب:۔ اس کا رواج چل پڑا ہے اور حفاظ صاحبان دور دراز کا سفر اختیار کر کے اس قسم کے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ حالت امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے بڑی نامناسب ہے اور صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ صاحب استطاعت لوگوں نے اپنی اولادوں کو قرآن حفظ کروانے اور تراویح میں سنانے سے غفلت برتی ہے لیکن جبکہ حال یہ ہے کہ حفاظ باوجود غیر معمولی محنت کے گذارہ کے لحاظ سے بڑی قابل رحم حالت میں ہیں اور قوم کو اس کے تدارک کا خیال نہیں تو ایسی صورت میں اگر تراویح پڑھانے والے حافظ کی نقدی سے امداد کی جائے تو اس میں غریب پروری کے ساتھ ساتھ امت کے ایک حصہ میں حفظ قرآن کے شوق کو زندہ رکھنے کی کوشش کے آخری نشان دیکھے جا سکتے ہیں اور اس لحاظ سے ہم اسے "بحالت مجبوری" غیر مستحسن فعل نہیں کہہ سکتے۔

سوال:۔ نماز تراویح سے قبل اگر کوئی حافظ صاحب معاوضہ بصورت نقدی جنس وغیرہ ختم قرآن کے موقع پر طلب کریں تو ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ یہ بہت برا جذبہ ہے اس کا حقیقی جواب تو یہ ہے کہ صاحب استطاعت حضرات غیرت دکھائیں اور خود قرآن پاک یاد کر کے تراویح پڑھانے کا ثواب حاصل کریں۔ ورنہ جب اس معاملہ میں سب ننگے ہیں تو کسی کے لئے کسی دوسرے پر حرف گیری کرنے کا کونسا موقع ہے۔ اگر ایک نے قرآن بیچا ہے تو دوسرے نے قرآن بھلا دیا ہے۔ حالانکہ نہ بیچنا جائز ہے اور نہ بھلانا۔

سوال: نماز تراویح کے موقع پر جب ختم قرآن ہو تو مٹھائی وغیرہ کا تقسیم کیا جانا اسلامی نقطہ نگاہ سے ممنوع تو نہیں؟

جواب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح سے ایسے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنے کا رواج نہ تھا اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ امر کوئی سنت یا مستحب ہے۔ ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے مٹھائی تقسیم کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن اسے ایک رسم نہ بنایا جائے اور نہ ہی اسے ایک شرعی حکم سمجھ کر اس پر ثواب وعقاب کی بنیادیں کھڑی کی جائیں۔

سوال۔ کیا ایسی جگہ جہاں مسجد نہ ہو۔ گھر میں اعتکاف بیٹھا جا سکتا ہے۔

جواب:۔ اصل یہی ہے کہ انسان باقاعدہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے لیکن اگر باقاعدہ عام مسجد میسر نہ آئے۔ مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں اسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص ہو اسی میں اعتکاف کے لئے بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کے حالات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دیگا۔

سوال:۔ کیا معتکف بحالت اعتکاف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ نیز ملازم وغیرہ دفتر ٹائم میں دفتر کا کام کرنے کے لئے مسجد سے باہر آ سکتا ہے۔

جواب:۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کی پیروی یہ ہے کہ معتکف نہ تو بیمار کی عیادت کے لئے جائے اور نہ ہی جنازہ

میں شامل ہو وہ صرف حوائج ضروریہ کے لئے ہی باہر جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بعض فقہا نے لکھا ہے کہ معتکف حوائج ضروریہ کے علاوہ بعض اور ضرورتوں کے لئے بھی مسجد سے باہر جا سکتا ہے کیونکہ:۔

(۱) ممانعت کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی صریح ارشاد موجود نہیں۔

(۲) اعتکاف کا لغوی مفہوم صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان عبادت کی نیت سے مسجد میں کچھ عرصہ کے لئے بیٹھے۔ . . . . . .

اور بعض روایات سے بھی اشارۃً اس کی تائید ہوتی ہے کہ انسان ضرورت کے پیش نظر مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

مثلاً ایک بار حضرت صفیہ رضی رات کو آپ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں اور جب واپس ہوئیں تو آپ معتکف ہونے کے باوجود انہیں گھر تک پہنچانے آئے حالانکہ ان کا گھر مسجد سے کافی دور تھا۔

اسی طرح آپ نے فرمایا اعتکاف صرف رات رات کا بھی ہو سکتا ہے (بخاری)

نیز فقہی اصول کے مطابق جس امر کے جائز ہونے کا ائمہ میں سے کوئی امام قائل ہو اُسے ضرورت اور مجبوری کے حالات میں اختیار کرنا جائز ہے۔

پس جو لوگ اپنے ضروری کاموں کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کا عین سنّت کے مطابق اعتکاف نہیں بیٹھ سکتے وہ ان دلائل کے پیش نظر دوسرے درجہ کے اس اعتکاف میں شامل ہو سکتے ہیں تاکہ ثواب سے وہ بالکل محروم نہ رہیں۔ تاہم یہ ایک جزوی اعتکاف ہوگا۔ سابقہ ائمہ میں جو لوگ اس قسم کے اعتکاف کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان کے نام یہ ہیں حضرت علیؓ۔ امام احمدؒ۔ سعید بن جبیرؒ۔ امام قتادہؒ۔ امام ابراہیم نخعیؒ۔ امام حسن بصریؒ (اوجز المسالک شرح موطا امام مالک جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

سوال: کیا اعتکاف کی حالت میں مسجد میں بیٹھ کر حجامت بنوانا اور بال کٹوانا درست ہے کیا اس سے آداب مسجد میں کوئی نقص تو لازم نہیں آتا۔

جواب:۔ اعتکاف کی حالت بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ مسجد کے اندر اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے اکثر علماء امت کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ موطا امام مالکؒ کی شرح اوضح المسالک میں ہے وکرہ حلق الرأس (فیہ مطلقاً ای معتکفا کان او غیر معتکفٍ) وذالک لحرمۃ المسجد (ص ۱۱۲/۳)

یعنی مسجد میں بال کٹوانا ناپسندیدہ یہ حکم صرف مسجد کے احترام کے پیش نظر ہے اعتکاف کی وجہ سے نہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم معتکف ہوتے تو آپ اپنا سر مسجد کی کھڑکی سے باہر کر دیتے اور حضرت عائشہ رضی جو اپنے حجرہ میں ہوتیں آپ کو کنگھی کر دیتیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں کنگھی کرنے میں بھی احتیاط فرماتے تھے۔

علما کی یہ رائے بھی ہے کہ ناخن اتروانے اور صفائی وغیرہ کی اگر ضرورت پیش آئے تو نہانے کے لئے جب مسجد سے باہر جاتے تو وہاں یہ کام کرے۔ گویا مسجد میں ناخن وغیرہ اتروانے کو بھی ناپسند کیا گیا ہے۔

سوال:۔ تکبیرات عید کے متعلق جماعت کا کیا مسلک ہے۔ کتنی تکبیریں کہنی چاہئیں اگر دوسری رکعت میں بھول کر یا جان کر قرأت کے بعد رکوع سے قبل تکبیریں کہی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں کیا اس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

جواب: عید کی تکبیروں کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں اور پھر کھلے چھوڑ دئے جائیں۔ پہلی رکعت میں ساتویں اور دوسری پانچویں تکبیر کے بعد سینہ پر باندھ لئے جائیں اور قرأت شروع کی جائے۔

جماعت کا یہ مسلک حضرت ابو ہریرہ رضی کی روایت کے مطابق ہے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی بھول جائے یا کسی اور وجہ سے قرأت کے بعد تکبیریں کہے یا تکبیروں کی تعداد میں کمی بیشی کرے۔ مثلاً پہلی رکعت میں چار اور دوسری میں تین تکبیریں کہے تو ایسا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ البتہ اس طریق کو دستور العمل بنانا درست نہیں

وقفِ جدید

اور

اُس کی اہمیّت

از مکرم عبد الحلیم خان صاحب

(۲)

سلسلہ کے تمام ادارے اور شعبہ جات اس درخت کی سایہ دار اور بار آور شاخیں ہیں جس کی تخم ریزی حضرت مسیح پاک کے پاک ہاتھوں سے ہوئی ہے اور یہ وہی درخت ہے جس کے بارے میں حضور نے فرمایا تھا کہ اب یہ درخت بڑھے گا۔ پھلے گا اور پھولے گا اور اس کی شاخیں آسمان تک جائیں گی اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے

وقفِ جدید کی تحریک بھی اہم اور دور رس تحریک ہے اس کا اجراء حضور نے ۱۹۵۷ء میں فرمایا تھا۔

خدا تعالےٰ کے پیاروں کی نگاہ میں ساری دنیا مساوی طور پر اس بات کی مستحق ہوتی ہے کہ وہ ہدایت کے چشمہ سے سیراب ہو وہ گورے اور کالے اور سرخ و سفید میں فرق نہیں کرتے دنیا کا کوئی گوشہ اگر ہدایت سے خالی نظر آئے تو ان کی روح تڑپ جایا کرتی ہے۔ حضور نے جہاں غیر ممالک کے لوگوں کی سیرابی کے لئے تحریک جدید کی نہر چلائی وہاں اپنے ہموطنوں کو نہیں بھولے یوں بھی اپنے ملک کے رہنے والے بوجہ قرب کے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا خوانِ نعمت ان کے آگے پیش کیا جائے

ہمارے پیارے امام نے پرائمری پاس اور کم تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی خدمت کا موقع بہم پہنچایا ہے تا انہیں یہ حسرت نہ رہے ہم تھوڑی تعلیم کی وجہ سے سلسلہ کی خدمت نہیں کر سکے زیادہ تعلیم والوں کے لئے بھی اس تحریک میں گنجائش ہے بلکہ وہ زیادہ ممد اور معاون ثابت ہو سکتے ہیں ان کی معیت میں کم تعلیم یافتہ جلد اس کام کو کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"پرائمری پاس ہماری جماعت میں اب بھی پچاس ساٹھ ہزار آدمی موجود ہے لیکن وہ آگے نہیں بڑھ رہا اور سستی دکھا رہا ہے اور خدا تعالےٰ کو چیلنج کر رہا ہے کہ اس کو بدل کر اس کی جگہ اور آدمی پیدا کرے مگر چندہ کا معاملہ جو وقف سے بہت سستا تھا اس کے لئے ایک درخواست بھی نہیں آئی (اس وقت اب بھی کام کی وسعت کے لحاظ سے درخواستیں کم ہیں) حالانکہ ایک لاکھ آدمی کی درخواست کی ضرورت تھی۔ یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

میرے دل میں چونکہ خدا تعالےٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا"

اس میں کوئی شک نہیں جماعت پر کئی قسم کی مالی ذمہ داریاں عائد ہیں لیکن اس سے بھی انکار نہیں جو ذمہ داری اللہ تعالےٰ کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔ وہ بھی بہت بڑی ہے اور بہت بڑی قربانی کا تقاضا کرتی ہے اللہ تعالےٰ کسی فرد اور جماعت پر اتنا بوجھ ڈالتا ہے جتنا کہ وہ اٹھا سکے۔ حضور نے جو اندازہ جماعت کے متعلق لگایا ہے یہ حقیقت ہے جماعت اسکو پورا کر سکتی ہے اس لئے ہمیں اپنی رفتار کو اور تیز کرنا چاہیئے

وقفِ جدید کی کامیابی کی صورت میں جماعت کی دوسری تحریکیں بھی کامیاب ہوں گی۔ اسلئے یہ تحریک جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اسی پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالےٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا"

حضور وقفِ جدید کا بجٹ کہاں تک لے جانا چاہتے ہیں۔ حضور کے الفاظ میں سنئیے۔ فرماتے ہیں:۔

"میں نے جن دنوں یہ تحریک کی تھی اس وقت میں نے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں وقفِ جدید کا سالانہ چندہ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر یہ ایک ابتدائی اندازہ تھا۔ چنانچہ اس کے دوسال بعد میں نے وقفِ جدید کا بجٹ بارہ لاکھ روپیہ تک لے جانے کی تحریک کی۔ مگر ابھی وقفِ جدید کا چندہ صرف ایک لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس کمی (گیارہ لاکھ روپے کی) کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ قوت اور وسعت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا جا سکے"

(الفضل ۵ جنوری ۱۹۶۲ء)

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے ہم اپنے فرض کو سمجھ کر اس سے باحسن وجوہ عہدہ برآ ہوں۔ وما توفیقنا الا باللّٰہ العلی العظیم۔

عید فنڈ

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا تو اس کے دل میں وہ روحانیت پیدا نہیں ہوتی جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونوں کے نتیجہ میں بھی وہ روحانیت پیدا نہ ہو سکتی جو چندہ عام۔ چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دیوانگی کے طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو سکیمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جاری رکھیں تاکہ نیکی کے موجبات اور اس کے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے رہیں۔ اور وہ نئی سے نئی شکل میں ہمارے سامنے آتے رہیں کسی وقت وہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وہ چندہ عام کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وصیت کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ اور کسی وقت عید فنڈ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں گے" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۲)

پس معلوم ہوا کہ عید فنڈ بھی ان اسکیموں میں سے ایک سکیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں اور ہمارا فرض ہے کہ اس سکیم کو جاری رکھیں۔ کیونکہ مومن کی شان یہی ہے کہ وہ نہ تو فکر اور غم کے موقعہ پر سلسلہ کی ضرورتوں کو پس پشت ڈالتا ہے اور نہ خوشی اور شادمانی کے موقعہ پر جماعتی ضرورتوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ ہمارے لئے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ اپنی طاقت اور قوت کو ہر ممکن رنگ میں مجتمع کر کے اسلام کی خدمت پر لگا دیں۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے۔ اور ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم میں سے ہر شخص جتنی رقم بھی عید کی خوشی منانے پر خرچ کر سکتا ہو یا کرنا چاہے اس کا بڑا حصہ عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کے حوالے کر دے۔ تا ہمارے لئے حقیقی عید کا دن زیادہ نزدیک آ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس مروج تھی۔ لیکن حضور کے زمانہ کے بعد روپیہ کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی ہے اور احباب کی آمدنیوں میں جو زیادتی ہوئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اب ہم اس چندہ کو ایک روپیہ تک محدود نہ رکھیں بلکہ ہر شخص اپنی وسعت کے مطابق اس چندہ میں حصہ لے اور جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے اس رقم میں سے جو ہر دوست عید کی خوشی منانے میں خرچ کرنا روا رکھیں۔ اس میں سے کم از کم آدھی رقم ضرور عید فنڈ میں ادا کریں تا ہمارے عمل سے اس امر کا ثبوت مہیا ہو جائے کہ ہمیں درحقیقت اپنی خوشی کے مقابلہ میں سلسلہ کی خوشی زیادہ عزیز ہے۔

لہٰذا تمام عہدہ داروں سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں مناسب موقعوں پر عید فنڈ کے لئے تحریک فرمائیں اور وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوا دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

تحریک جدید اور خدام

قرآن کے آخری سپارہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے انکی امتیازی خصوصیت یہ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ وہ مقابلہ کے میدان میں گوئے سبقت لے جاتے ہیں۔ تحریک جدید کے دو دفاتر جاری کرنے کی ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ دونوں دفتروں کے مجاہدین میں سبقت کی روح پرورش پائے۔ لیکن افسوس دفتر دوم کے مجاہدین باوجود تعداد میں غیر معمولی زیادہ ہونے کے مجاہدین دفتر اول سے مالی قربانی میں ہنوز کامیاب نہیں ہو سکے سال ۲۷/۲۸ کی وصولی کے میدان میں دفتر دوم کے مجاہدین بدستور پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ آجتک اس دفتر کی وصولی ۴۸ فیصدی ہے۔ بحالیکہ دفتر اول کے مجاہدین نے وصولی کو ۶۴ فیصدی تک پہنچا دیا ہے۔ کیا دفتر دوم کے ضامن یعنی خدام الاحمدیہ اس پر سنجیدگی سے توجہ فرمائیں گے

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"کمانے والے خدام"

مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو تحریک کی گئی تھی کہ وہ مرکز کو جلد از جلد یہ یقین دہانی بھجوائیں کہ ان کے جملہ خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو گئے ہیں۔ بعض مجالس مطبوعہ یقین دہانی ان الفاظ میں بھجوا رہی ہیں کہ "تمام کمانے والے خدام" تحریک جدید کے مجاہدین بنا لئے گئے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یہ اشکال ممکن ہے اس وجہ سے پیدا ہوا ہو کہ تحریک جدید کا کم از کم چندہ پانچ روپیہ ہے اور اس قدر رقم بے روزگار خدام مثلاً طلباء کی طاقت سے باہر ہے۔ سو واضح ہو کہ ایسی صورت میں پانچ روپے سے کم بھی چندہ دیا جا سکتا ہے۔ ایسے خدام کے سرپرستوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت وہ اپنے بچوں کے ناموں سے بھی کچھ نہ کچھ چندہ لکھوا دیا کریں۔ عہدیداران مجالس اپنے مقدس امام کے ارشادات مندرجہ پمفلٹ "وہ جانتے کی باتیں" بغور مطالعہ فرمائیں اور "کمانے والے" کی اصطلاح کو ترک کر دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد حکیم یوسف علی خانصاحب عرصہ دو ماہ سے سخت علیل چلے آ رہے ہیں اب نقاہت بہت ہو گئی ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ ان کے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (نور علی خاں محصل حلقہ سول لائن ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

۲۔ میرے اور میرے بھائی محمد علی کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ جس سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی دور فرمائے۔
(خاکسار ناظر علی جماعت احمدیہ چک ۶۱ R.B کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور)

۳۔ میرے دو بھائی عزیزان داؤد احمد گلزار نصرت اللہ صاحب ناصر پسران الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری لنڈن میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت اور کاروبار میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف سنوری کوارٹر نمبر ۱۷۸ راوی پارک لاہور ۲)

۴۔ میرے بھائی ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب پنشنر جو مرض ذیابیطس کے دیرینہ مریض ہیں۔ چار ماہ سے بائیں جانب فالج کا حملہ ہونے سے بیمار ہیں۔ پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر ابھی کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل وعاجل عطا فرمادے (حکیم عبد الرحمٰن شاہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۵۔ عرصہ سے میری ہمشیرہ محترمہ عزیزہ بیگم بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں۔ (ایم اے عارف دار الصدر غربی الف ربوہ)

۶۔ میری والدہ صاحبہ جو صحابیہ ہیں ایک عرصہ سے بیمار اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود خلیل آف نصیرا ضلع گجرات)

۷۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم خوشاب ضلع سرگودھا کی دائیں ٹانگ کو اب پہلے کی نسبت تو بہت آرام ہے مگر کبھی کبھی تھوڑے درد محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا عطا فرما دے۔ (عبد العزیز خان کاٹھ گڑھی حال چک ۲ T.D.A)

۸۔ خاکسار کے والد صاحب فالج کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے
(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

(۹) میرے خاوند محترم ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی چھوٹی لڑکی کے پاس لالہ موسیٰ میں رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب)

(۱۰) ہمارا ایک مقدمہ زیر سماعت ہے کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں
(عبد الحمید خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب)

نصابی کتابوں کی تصنیف و اشاعت کے لئے الگ کارپوریشن قائم کرنے کی سفارش

تحقیقاتی کمیٹی نے صوبائی حکومت کو اپنی رپورٹ بھیج دی

لاہور یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ نصابی کتابوں کی تحقیقاتی کمیٹی نے صوبائی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ نصاب کی کتابیں لکھوانے اور انہیں شائع کر کے مقررہ مدت کے اندر طلبہ کو فراہم کرنے کے لئے ایک خود مختار کارپوریشن قائم کی جائے۔ کمیٹی کی رپورٹ پر صوبائی حکومت آئندہ ماہ کے آخری ہفتے تک غور کرے گی۔

باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ نصابی کتب کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ بڑی جامع ہے اور اس میں نصابی کتابوں کے موجودہ معیار اور اشاعتی مراحل کے بارہ میں ان تمام خامیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ جو مختلف ذرائع سے کمیٹی کے ارکان کے نوٹس میں لائی گئی ہیں۔

تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ان خامیوں کو دور کرنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ نصابی کتب کی تصنیف و اشاعت کے فرائض ایک خود مختار کارپوریشن کو تفویض کر دئیے جائیں۔ یہ کارپوریشن پی آئی ڈی سی اور واپڈا کے خطوط پر کام کرے اور اس کا لائحہ عمل مرتب کرتے وقت یہ امور پیش نظر رہیں کہ کتابوں کا معیار بلند ہو انہیں حسن وخوبی سے شائع کیا جائے طلبہ اور ان کے والدین نصابی کتب کی قیمت کے متحمل ہو سکیں اور تعلیمی سال کے آغاز سے پہلے وافر تعداد میں وہ طلبہ کو مہیا کر دی جائیں۔

پتہ چلا ہے صوبائی حکومت اس نوع کی کارپوریشن قائم کرنے کے مالی امکانات کا جائزہ آئندہ ماہ کے آخر تک لے سکے گی بتایا جاتا ہے ایسی کارپوریشن قائم کرنے کے لئے چونکہ بہت زیادہ سرمایہ درکار ہوگا۔ اس لئے کمیٹی کی اس سفارش پر صوبائی حکومت پوری متانت سے غور کرے گی۔ ایک سرکاری ترجمان سے جب پوچھا گیا آیا حکومت اس کام کے لئے وافر سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو جائے گی تو اس سوال کو قبل از وقت قرار دیا گیا تاہم ترجمان نے یہ کہا کہ نصاب تعلیم کی تصنیف اور اشاعت کے انتظامات بہتر بنائے بغیر نظام تعلیم میں چونکہ کسی خوشگوار تبدیلی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے گمان غالب ہے کہ نصابی کتب کی اشاعتی کارپوریشن قائم کرنا پڑے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ نصابی کتب کی نایابی و گرانی کے علاوہ طباعت اور مندرجات کے گرے ہوئے معیار کے بارہ میں تحقیقات کے لئے کمیٹی ۲۳ اکتوبر کو قائم کی گئی تھی۔ مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خان

کمیٹی کے چیئرمین بریگیڈیئر مظفر الدین (رکن معائنہ ٹیم) میاں اللہ بخش (ریٹائرڈ چیف کنزرویٹر) اور مسٹر حمد حسین (ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ) اس کمیٹی میں شامل تھے۔

کمیٹی کا پہلا اجلاس چھ نومبر کو منعقد ہوا کمیٹی کے ارکان نے ایسے افراد سے ملاقاتیں کیں۔ جن میں صوبے کے ہر حصے سے تعلق رکھنے والے ماہرین تعلیم۔ نصابی کتب کے ناشرین اور تاجر و طلبہ کے والدین اور متعدد ضلعے کے سرکاری افسروں کے علاوہ ایسے افراد شامل تھے۔ جنہوں نے بعض معلومات از خود فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی۔ کمیٹی کے ارکان سے ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دسمبر کے آخر تک جاری رہا۔

نصاب کی تحقیقاتی کمیٹی نے دو طرح کے سوالنامے جاری کئے تھے۔ ایک سوالنامہ پرنسپلوں اور ہیڈ ماسٹروں اور دوسرا ماہرین تعلیم اور ناشروں کو جاری کیا گیا صرف نناوے افراد نے جوابات بھجوائے۔ کمیٹی کو اپنے کام کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے میں اخبارات کے خطوط کے کالموں سے نمایاں مدد ملی۔

کمیٹی کو جن معاملات کی تحقیقات پر مامور کیا گیا تھا ان میں ایک شکایت یہ تھی کہ درسی کتابوں کی قیمتیں معمول سے بہت زیادہ ہیں۔ کمیٹی کو آزادی کے بعد سے اس وقت تک کی درسی کتابوں کی مروجہ قیمتوں کا جائزہ لینے کے علاوہ اس امر کی نشاندہی بھی کرنی تھی کہ موجودہ قیمتیں کیوں زیادہ ہیں نصابی کتب کی اشاعت کے لئے (خواہ انہیں کوئی فرم شائع کرتی ہو یا کوئی فرد) ماضی میں کیا طریق رائج تھا اور اب کیا اختیار کیا گیا ہے۔ آیا حکومت (یونیورسٹی یا ثانوی تعلیمی بورڈ) نے اشاعت کے طریقے میں کوئی تبدیلی کی ہے؟ اور نئے طریق کار کی وجہ سے نصابی کتابوں کے حصول میں اگر کوئی دشواری پیدا ہوئی تو اس کا کیا حل نکالا گیا۔

تحقیقات میں یہ بات بھی متعین کرنا تھی کہ یونیورسٹی اور ثانوی تعلیم بورڈ نے نصابی کتابوں کے مندرجات رکھنے کے لئے کیا انتظامات کئے تھے۔

صوبائی حکومت نے محکمہ آبپاشی کی تنظیم نو کے منصوبہ کا اعلان کر دیا

لاہور یکم مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے محکمہ آبپاشی کی تنظیم نو کے منصوبہ کا اعلان کر دیا ہے۔ نئے انتظامات کے تحت محکمہ آبپاشی کو اری گیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ (محکمہ آبپاشی و بجلی) کہا جائے گا۔ چیف انجینئر محکمہ آبپاشی و چیف الیکٹرک انسپکٹر مغربی پاکستان کے دفاتر اور آبپاشی کے ڈپٹی چیف انجینئروں کے ریجنل دفاتر واقع پشاور (لائلپور) لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور سکھر، حیدرآباد اور کوئٹہ ختم کر دئے جائیں گے۔ پشاور، لاہور اور حیدرآباد میں الیکٹریکل انسپکٹروں کے دفاتر بھی ختم کر دیئے جائیں گے ان دفتروں کے خاتمہ کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آبپاشی و بجلی کے نئے محکمہ کا سربراہ ایک سیکرٹری ہوگا۔ جس کے تحت سیکرٹریٹ کی سطح پر چار ڈپٹی سکرٹری ایک الیکٹریکل ایڈوائزر (مشیر برقیات) اور ۱۹ سیکشن افسر ہوں گے۔

صوبائی حکومت نے دریاؤں کے پانی کے معاہدہ پر عملدرآمد کے شعبہ کو بھی جاری رکھنے کی منظوری دے دی ہے۔ جو سکرٹریٹ سے منسلک رہے گا۔ یہ شعبہ ایک چیف انجینئر تین ایگزیکٹو انجینئروں سب ڈویژنل افسروں اور ماتحت عملہ کے چالیس ملازمین پر مشتمل ہوگا۔ ہائیڈرولوجی و آبپاشی کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نظم ونسق موجودہ بنیادوں پر کام ہوتا رہے گا۔ سیلاب کمیشن ایک ڈائرکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹروں اور دیگر ماتحت ملازمین پر مشتمل ہوگا۔ تنظیم نو کے مطابق محکمہ آبپاشی کے جملہ علاقائی دفاتر پشاور، سرگودھا۔ لاہور، بہاولپور سکھر اور کوئٹہ میں قائم کئے جائیں گے۔ جن میں سے ہر ایک کا سربراہ ایک چیف انجینئر ہوگا الیکٹرک انسپکٹریٹ محکمہ آبپاشی و بجلی کے زیر انتظام کام کرے گا۔ ایسے کل پانچ دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ جن کے علاقائی ہیڈکوارٹر پشاور۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد اور کراچی میں ہوں گے۔ زمین کی بحالی کا شعبہ لاہور کے انجینئر آبپاشی کے زیر انتظام موجودہ بنیاد پر کام کرتا رہے گا۔

آبپاشی و بجلی کے نئے محکمہ میں کل ۱۹ شعبے ہوں گے۔ جو کہ سیلاب، تعمیرات، منصوبہ بندی و ترقیات، پروگراموں کی تیاری کارکردگی۔ مال۔ مشینیں، شرح اعداد و شمار انتظامیہ، دیوروٹ مجلات، عام انتظام و اکاؤنٹس سے متعلق ہوں گے۔ جن میں سیٹلمنٹ کے پانچ اور بجٹ و اکاؤنٹس کے دو شعبے شامل ہیں۔

برطانوی دارالعوام نے نقل مکانی کا بل منظور کر لیا

لندن یکم مارچ۔ کل رات دارالعوام نے برطانیہ میں دولت مشترکہ کے باشندوں کی نقل مکانی سے متعلق بل بھاری اکثریت سے منظور کر لیا بل کی حمایت میں ۲۷۰ اور خلاف ایک سو سات ووٹ آئے قدامت پسند پارٹی کے تین ارکان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ بل کی تیسری خواندگی کے وقت وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ اس قانون کے استعمال میں سختی نہیں کی جائے گی انہوں نے کہا کہ بنیادی مقصد دولت مشترکہ کے باشندوں کا برطانیہ میں داخلہ بند کرنا نہیں ہے بلکہ کنٹرول کرنا ہے۔ حزب اختلاف کے ارکان نے اس بل کو برطانوی حکومت کے دامن پر ایک دھبہ قرار دیا اور کہا کہ یہ بل دولت مشترکہ کے باشندوں کے برطانیہ میں آزادانہ داخلہ کے اصول کی خلاف ورزی ہے اور درحقیقت رنگ و نسل کا امتیاز ہے۔ اب یہ مسودہ قانون دارالامراء میں پیش کیا جائے گا۔ اور پھر منظوری کے بعد ملکہ برطانیہ اس پر دستخط ثبت کریں گی جس کے بعد میں یہ بل قانون بن جائے گا۔

نیپال کے خلاف بغاوت میں بھارت کا ہاتھ ہے

کھٹمنڈو یکم مارچ۔ نیپالی حکومت نے کل یہاں دعویٰ کیا کہ اس کے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ بھارت میں رہنے والے نیپال کے سیاسی جلاوطنوں نے نیپال میں ایک مسلح تحریک چلانے کے لئے بھارت میں ایک تنظیم قائم کی ہے۔ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ اسکے پاس ایک ایسی دستاویز موجود ہے۔ جس سے بھارت میں اس قسم کے ادارے کے قیام کا ثبوت ملتا ہے وزارت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ نیپالی باغیوں کے قبضہ سے جو ہتھیار ملے ہیں وہ جدید قسم کے ہیں اور ان کے نشان مٹا دئے گئے ہیں۔

اھل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر — مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

۲۹ رماہ رمضان اور سیکرٹریان مال وتحریک جدید

۲۹ ررمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے مخلصین جماعت ہر ممکن کوشش کرتے ہیں لیکن چونکہ مقامی طور پر ادا کی ہوئی رقم مرکز میں پہنچنے کے لئے خاصا وقت لیتی ہے۔ اس لئے سیکرٹریان مال وتحریک جدید کا فرض ہے کہ ماہ رمضان میں وہ رقم وصول کرتے ہی ایک چٹھی کے ذریعہ دفتر ہذا کو اس کی اطلاع بھجوا دیا کریں تاکہ کوئی مستحق مجاہد اس روایتی دعائیہ فہرست میں شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مکرم شیخ محمد شریف صاحب کیلئے درخواست دعا

اخبار الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حضرت شیخ کریم بخش صاحب کے صاحبزادے مکرم شیخ محمد شریف صاحب بعارضہ قلب صاحب فراش رہے ہیں۔ اب مرض میں اگرچہ بہت افاقہ ہے لیکن دل کی بیماری انسان کو ایک لمبے عرصہ تک معذور و مجبور کر کے رکھ دیتی ہے۔

لاہور کی جماعت میں چندہ مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں آنمحترم نہایت اخلاص اور ذوق شوق سے حصہ لے رہے ہیں اس لئے دفتر ہذا کو وہ اپنے احوال سے آگاہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بہر کیف بوجہ بیماری تاحال زیادہ بھاگ دوڑ تو نہیں کر سکتا لیکن میرا ذہن اسی کام کی طرف لگا ہوا ہے"

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رمضان کی مبارک ومقبول دعاؤں میں اپنے اس مخلص بھائی کو ضرور یاد رکھیں جو صحت وعلالت ہر دو حالتوں میں غیر ممالک میں مساجد کی سکیم جاری فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی فکر رکھتے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(۲) خاکسار قریباً ایک سال سے جگر کی خرابی اور کمی خون کی وجہ سے بیمار ہے اور صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہوں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (غلام نبی بلالی کارکن صدر انجمن احمدیہ)

ہمیشہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی نئی اور آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(جنرل منیجر)

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تیار شدہ

پائیداری اور چمک اور نفاست کیلئے

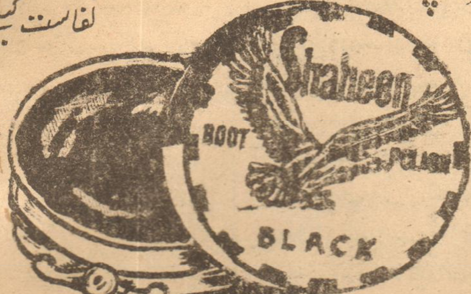

شاہین بوٹ پالش

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!

چنیوٹ میں

باموقعہ قابل فروخت مکان

ایک وسیع مکان واقعہ کچہری روڈ چنیوٹ جس کے ایک طرف کوچہ اور دوسری طرف پختہ سڑک ہے اس میں ۸ رہائشی کمرے دو برآمدے۔ مسقف ڈیوڑھی اور نلکہ ہے اس کا رقبہ ڈیڑھ کنال ہے۔

خواہشمند احباب خود مل کر یا لکھ کر تصفیہ کرلیں۔

شیخ فضل احمد بٹالوی

محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

قومی انعامی بونڈ خریدیئے

سلسلہ اب جاری ہے

محفوظ بچت ۔ بہترین تحفہ

PRESTIGE 50.F.03

حافظ آباد میں

ہماری مشہور عالم دوائی

حب اطہرا رجسٹرڈ

اور ہماری دوسری دوائیں

ناصر میڈیکل ہال مین بازار حافظ آباد

سے مقررہ قیمتوں پر حاصل کی جاسکتی ہیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

"میں اپنی بچی کے لئے

بے بی ٹانک

استعمال کر رہا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ اس سے اس کی صحت بڑی اچھی ہو رہی ہے"

(اقتباس از خط ناصر احمد صاحب پال پال برادرز کلاتھ مرچنٹ مین بازار سیالکوٹ)

قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس ۲/- روپے

ڈاکٹر راحبہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

گمشدہ سامان وقار عمل

جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے ایام میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے پانچ کدالیں۔ پانچ تغاریاں اور پانچ بیلچے کام کے لئے قبرستان لے جائے گئے تھے مگر یہ سامان واپس نہیں ملا۔ اگر کسی دوست کو علم ہو کہ یہ سامان کہاں ہے تو وہ دفتر ہذا میں اطلاع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

والسلام

مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴